الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Haythem**

Address :>

Sebject :> **virus/disease** طہارت: طہارت

Writer :> قمر علی

Serial No :> **6155**

Fatwa No :> ۲۱۳۷۷

Date :> **3/18/2009**

Email :>

Assalam-O-Alaikum. First of all, I would like to thank you so much for this providing everyone with this great service. Please consider this scenario: A person [I will call this person "P1" from here on] passes on a virus (influenza) to some other people. P1 does NOT pass it on purposely, it happens un-intenstionally. Now, the virus (influenza) that is passed can progress to other more severe conditions (such as pneumonia), which can be fatal. Also say that the people that P1 passes the virus onto are in critical condition (ie. elderly in ICU, for example). My question is: Would P1 (the person who initially passed on the virus/flu) be held responsible if anything happens (with respect to health) to the people whom P1 passed the virus onto. For example, if someone (or many people) who recieves the virus from P1 happens to develop a complication as a result of the virus (such as pneumonia), and eventually dies from the disease, would P1 be held accountable for the death? P1 never meant to hurt anyone, and is just worried that he may have negatively affected someone. The above scenario of a death is merely speculative, as P1 considers the extent of damage that his actions could have caused. P1 does not know if infact there had been damage done by him, and neither can he find out. P1 is really depressed and is looking for some advice. Thank you very much for your help, Haythem

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اوّلاً میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں گا اس بہترین کام پر جو آپ لوگوں کیلئے سرانجام دے رہے ہیں مہربانی فرما کر اس خاکہ کا تصور کریں، ایک شخص (جسے میں یہاں سے "P1" سے ذکر کرونگا) ایک بیماری (انفلوائنزا) کو چند لوگوں کی طرف منتقل کرتا ہے "P1" نے اس بیماری کو قصداً منتقل نہیں کیا بلکہ بغیر قصد کے ہوگئی۔ اب وہ بیماری (انفلوائنزا) جو کہ منتقل شدہ ہے بڑھ کر دوسری صورت میں تبدیل ہو سکتی ہے (مثلاً نمونیہ جیسی بیماری) جو کہ مہلک ہوتی ہے یوں کہہ لیں کہ جن لوگوں کو "P1" نے بیماری منتقل کی ہے وہ نازک حالت میں ہیں (مثلاً آئی سی یو وغیرہ میں)۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا "P1" کو ذمہ دار ٹھہرایا جائیگا اگر ان لوگوں کو جنہیں بیماری لگی ہے کچھ ہو جائے مثلاً اگر ایک شخص کو یا بہت سارے لوگوں کو "P1" سے منتقل شدہ بیماری لگ کر نتیجۃً دوسری بیماری کا مجموعہ بن جائے (نمونیہ جیسے) اور اس بیماری کے نتیجے میں وہ شخص فوت ہو جائے تو کیا "P1" سے اس کی موت کا حساب ہوگا؟ "P1" نے کبھی کسی کو تکلیف دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا اور پریشان ہے کیونکہ ممکن ہے کسی کو متأثر کیا ہو۔

اس سے اُوپر موت کا مذکور خاکہ محض خیالی ہے جیسے کہ "P1" اپنے افعال کے نقصانات کی انتہاء تک سوچ رہا ہے۔ "P1" کو یقینی طور پر معلوم نہیں کہ اسکی وجہ سے نقصان ہوا ہے یا نہیں اور نہ ہی وہ معلوم کر سکتا ہے۔ "P1" بہت اداس ہے اور کچھ نصیحت کی تلاش میں ہے۔ (آپکی مدد کا شکریہ)

(جواب اسی صفحے کی پشت پر ملاحظہ ہو)

الجواب حامداً ومصلیاً

بیماری لگانے والی اور بیماری منتقل کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے کسی بندے کے اختیار میں نہیں کہ کسی کو بیماری لگائے یا منتقل کرے البتہ کوئی بیماری فی نفسہ دوسروں کی طرف متعدی ہو سکتی ہے یا نہیں تو اس بارے میں علماء اور اطباء کی آرا مختلف ہیں اگرچہ اطباء اور بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ بعض بیماریوں میں ایسا جاذبیت قدرتی طور پر ہوتی ہے لیکن ان بیماریوں کے متعدی ہونے کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا درست نہیں کہ یہ بیماریاں متعدی ہونے میں فی نفسہ مؤثر ہیں البتہ اسباب کے درجے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ مشیت الٰہی سے کسی ایک بیماری کے اسباب وجراثیم جب متعدی ہو کر دوسرے کی طرف منتقل ہو جائیں تو یہ بیماری دوسرے کو بھی لگ سکتی ہے لیکن یہ صورت بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ معلق ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو یہ بیماری منتقل ہو گی اور اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہیں تو اسباب کے ہوتے ہوئے بھی یہ بیماری متعدی ہو کر دوسرے کو نہیں لگ سکتی ہے اسلئے صورتِ مسئولہ میں سائل کو جو یہ شبہ ہوا ہے کہ اسکی وجہ سے کسی کو بیماری لگی ہے یا اس نے کسی کو متأثر کیا ہے تو یہ محض اس کا وہم وخیال ہے اسکی وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

وفی تکملة فتح الملهم: وقال شیخ مشایخنا الکنکوهی قدس سره فی الکوکب الدری "الظاهر من النظر فی الاحادیث التی وردت فی أمثال هذه المواضع أن العرب تزعم للعدوی تأثیرا فی نفسه من غیر افتقار الی مؤثر سواه فنفی النبی صلی الله علیه وسلم عن العدوی من کل نوع من التأثیر، وإن کان لأمثال هذه مدخل فی مسبباتها وإن کان بإذنه منه سبحانه الخ والذی ینبغی أن یعتقد علیه القلب انه تعالی هو المؤثر الحقیقی یفعل ما شاء حیث شاء الخ والله تعالی اعلم

کتبه قمر علی عباسی عفی عنه
دار الافتاء جامعه بنوریه کراچی
۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف الرحمٰن
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۱۳ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

۱۳۷۷/م
۲۶۴۰۹

26/8/09